148036 ـ پولیس کی دھمکیوں اور خاوند کی مار کی بنا پر دوسرے شہر منتقل ہو گئی

سوال

میری شادی کو دس برس ہو چکے ہیں شروع سے ہی ہمارے تعلقات کشیدہ رہے، حتی کہ میں نے کئی بار خاوند کا گھر چھوڑا جس کا بنیادی سبب یہ تھا کہ خاوند مجھے جسمانی تکلیف دیتا اور مارتا، ہر بار وہ آئندہ ایسا نہ کرنے کا وعدہ کرتا تو میں واپس آ جاتی لیکن جب میں واپس آ جاتی تو کچھ ہی ایام کے بعد وہی کام دھراتا اور مارنا شروع کر دیتا.
اس وقت میں دو بچوں کی ماں ہوں، ہمارے اس معاملہ میں پولیس نے بھی کئی بار دخل اندازی کی حتی کہ معاملہ بہت خراب حد تك جا پہنچا کہ اولاد نے دھکی دی کہ اگر ہم نے دوبارہ ایسا کیا تو ہم سے اولاد لے لی جائیگی.
اب میں اپنے شوہر کے علاقے کو چھوڑ کر کسی دوسرے شہر میں بس رہی ہوں جب معاملہ اس حد تك جا پہنچا ہے تو واپس جانا مشکل ہے، کیونکہ جب ہم واپس جائیں اور میں خاوند کے پاس رہوں اور پھر لڑائی جھگڑا ہوا اور پولیس کو علم ہو گیا تو وہ ہم سے ہماری اولاد لے لیں گی، ہم دونوں کو ہی یہی ڈر اور خدشہ ہے، اس لیے خاوند نے مجھے خفیہ طور پر واپس آنے کا کہا ہے.
حقیقتا مجھے اپنی اور اولاد کی جان کا خطرہ ہے کہ پھر وہی کام دوبارہ خاوند کریگا اور اس کے علاوہ اس نے مجھ پر یہ تہمت لگائی ہے کہ میں نے اس کی اجازت کے بغیر گھر چھوڑ کر حرام کا ارتکاب کیا ہے، کیا یہ بات صحیح ہے، میں ایسی صفات والے خاوند کے ساتھ ایك ہی گھر میں کیسے رہ سکتی ہوں، برائے مہربانی مجھے بتائیں کہ اس مسئلہ کے حل کے لیے آپ کے پاس کیا بہتر طریقہ ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

خاوند کے لیے بیوی پر ظلم و زیادتی کرنا اور اسے شدید زدکوب کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ عمومی طور پر دلائل جان ومال اور عزت و خون کی حفاظت اور اس کی پامالی اور سب و شتم مسلمان کو اذیت دینے کی حرمت پر دلالت کرتے ہیں، اور یہ چیز عورتوں کے ساتھ حسن سلوك کرنے کے بھی منافی ہے.

شریعت اسلامیہ نے عورت کو ہلکی سی مار کی سزا دینا اس حالت میں مباح کی ہے جب وہ خاوند کی نافرمانی کرے اور اس کی بدماغی کا خدشہ ہو، اور پھر نہ تو وعظ و نصیحت سے کوئی فائدہ ہو اور نہ ہی اس سے بائیکاٹ کرنے

سے بھی عورت سیدھی نہ ہو تو پھر ہلکی سے مار کی سزا دینی مباح ہو گی.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور جن عورتوں کی تمہیں نافرمانی اور بددماغی کا ڈر ہو تو انہیں وعظ و نصیحت کرو، اور انہیں بستر میں الگ چھوڑ دو، اور انہیں ہلکی سی مار کی سزا دو، اگر تو وہ تمہاری اطاعت کرنے لگیں تو پھر تم ان پر کوئی راہ تلاش مت کرو یقینا اللہ تعالی بلند و بالا اور عظیم ہے النساء (34).

اور حجۃ الوداع کے موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حج میں ارشاد فرمایا:

" تم عورتوں کے بارہ میں اللہ کا تقوی اور ڈر اختیار کرو کیونکہ تم نے انہیں اللہ کی امان کے ساتھ حاصل کیا ہے، اور ان کی شرمگاہوں کو تم نے اللہ کے کلمہ کے ساتھ حلال کیا ہے، اور تمہارا ان پر حق ہے کہ جسے تم ناپسند کرتے ہو وہ تمہارے بستر پر مت بیٹھیں، اور اگر وہ ایسا کرتی ہیں تو تمہیں ہلکی سی مار کی سزا دو، اور ان کے تم پر حقوق میں سے یہ ہے کہ تم انہیں نان و نفقہ اور لباس اچھے طریقہ سے مہیا کرو "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1218).

ہلکی مار یا غیر مبرح ضرب اسے کہا جائیگا جو نہ تو المناك ہو یعنی درد نہ ہو اور نہ ہی اس کے نشانات پڑیں، اور نہ ہی کوئی ہڈی ٹوٹے، اور نہ ہی وہ غصہ کو ٹھنڈا کرنے اور بطور انتقام ہو، بلکہ اس مار کا مقصد صرف اور صرف عورت کو ادب سکھانا ہو.

اسی لیے علماء کرام کا کہنا ہے کہ: یہ مسواك کی لکڑی وغیرہ سے ہونی چاہیے، اور اس کے ساتھ اسے مار کا سہارا انتہائی شدید ضرورت کی حالت میں ہی لینا چاہیے "

دیکھیں: فتاوی عشرۃ النساء للیشخ ابن عثیمین رحمہ اللہ صفحہ (151).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (2076) اور (41199) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

دوم:

خاوند کی اجازت کے بغیر عورت کے لیے گھر سے باہر نکلنا جائز نہیں ہے، اور اگر وہ ایسا کرتی ہے تو وہ نافرمان شمار ہوگی، لیکن اگر کوئی ایسا سبب پایا جائے جو اس کے لیے گھر سے نکلنا مباح قرار دے مثلا خاوند اسے زدکوب کرتا ہے، یا پھر اسے اپنی جان کا خدشہ ہو تو نکل سکتی ہے، لیکن اگر اس کا اسی شہر میں امن و امان سے رہنا ممکن ہو تو پھر دوسرے شہر میں خاوند کی اجازت کے بغیر سفر کرنا حرام ہوگا.

اور اگر خاوند غصہ کی حالت میں اپنے آپ پر کنٹرول نہیں کر سکتا، اور آپ دونوں کو خدشہ ہو کہ پولیس دخل اندازی کرتے ہوئے تمہاری اولاد کو چھین لےگی تو آپ دونوں کو چاہیے کہ اسی شہر میں کوئی علیحدہ گھر لے کر رہائش اختیار کریں جہاں خاوند بھی اپنی اولاد کو مل سکے اور ان کی دیکھ بھال کر سکے، کیونکہ اگر آپ طلاق یافتہ بھی ہوں تو خاوند کو اولاد سے ملنے کا حق حاصل ہے، تو پھر ابھی تو آپ اس کی بیوی ہیں اس حالت میں کیا حکم ہوگا.

اور اگر ممکن ہو سکے تو آپ اسی شہر میں اپنے گھر والوں والدین کے ساتھ یا پھر اپنے سسرال والوں کے ساتھ رہائش رکھ لیں، تا کہ زدکوب کرنے کا خطرہ کم ہو جائے، اور وہ آپ پر زیادتی نہ کر سکے تو یہ بہتر ہے چاہے کچھ دیر کے لیے وقتی طور پر ہی ہو تا کہ یہ یقین کیا جا سکے کہ تمہارے مابین حسن معاشرت پیدا ہو چکی ہے اور تعلقات صحیح ہو گے ہیں.

اور اگر خاوند اپنے اسے رویہ پر قائم رہے اور ظلم و زیادتی کرتے ہوئے مارے تو آپ کے لیے طلاق یا خلع لینا جائز ہے، طلاق اس حالت میں لینا ممنوع ہے جب کوئی شرعی یا حسی سبب نہ ہو.

اور اگر آپ اس حال میں ہی باقی رہنا پسند کرتی ہیں تو آپ کو اس کا حق استمتاع اور ہم بستری کا حق ادا کرنا ہوگا اگر وہ چاہے تو آپ اسے روک نہیں سکتي، لیکن اس سے احتیاط کریں کہ آپ مستقل طور پر اس کے ساتھ ایك ہی رہائش میں رہنے کا خطرہ مول نہ لیں جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے.

واللہ اعلم .